بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)------ اہلِ میت کی تعزیت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ان کو تسلی کے اس طرح کے الفاظ کہے جائیں کہ "اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، تسلی کا سامان کرے، میت کی مغفرت فرمائے" میت کے پسماندگان سے تعزیت کرنا مستحب اور باعثِ اجر و ثواب ہے، لیکن اس کے لئے باقاعدہ مجلس قائم کرنا اور لوگوں کا جمع ہونا، اور اجتماعی طور پر بار بار ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا، اور ان امور کو لازم و ضروری سمجھنا سلف سے منقول نہیں بلکہ بدعت ہے، جس سے بچنا واجب ہے۔ (ماخذہ التبویب: ۱۴۴۶/۹۸)

دار الافتاء

لما فی الشامیة: (۲/۲۴۱)

وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لا يفتن ... وقال كثير من متأخري أئمتنا يكره الاجتماع عند صاحب البيت ... بل إذا فرغ ورجع الناس من الدفن فليتفرقوا ويشتغل الناس بأمورهم وصاحب البيت بأمره ... الخ۔

(۲)------ جمعہ کی نماز کے بعد اگر دعا ہو رہی ہو، اسی دوران امام کسی میت کے لئے بھی دعا کر دے تو یہ جائز ہے۔

(۳)------ مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، ان میں نماز، تلاوت، ذکر وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ مساجد کو دنیوی مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ جو چیز مسجد سے باہر گم ہو گئی ہو یا کوئی دنیوی واقعہ پیش آیا ہو۔ جیسے کسی بازار کا لگنا وغیرہ، کا اعلان مسجد میں کرنا جائز نہیں ہے البتہ عبادت کے لئے مثلاً نماز کے وقت کا اعلان کرنا وغیرہ اور

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

۸۲۶۸۳

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ان مسائل کے متعلق

۱۔ تعزیت کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ آیا تعزیت کے وقت میت کیلئے وہاں بیٹھے تمام افراد کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے؟

۲۔ کسی میت کیلئے جمعہ کی نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنا کیسا ہے؟

۳۔ مسجد میں کسی گمشدہ جانور یا بچے کا یا رفاہی کاموں کا اعلان کرانے کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہو۔

العارض: حافظ حسین احمد
امام و خطیب جامع مسجد حنفیہ
سکار تحصیل تورگنگ ضلع چترال
موبائل نمبر: 0332-0569151

جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲/۱۳۵۳

Scanned by CamScanner